میاں نعیم الرحمٰن طاہر...... ماضی کے آئینے میں

محمد یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ وناظم وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان

بعض لوگوں میں کچھ کرنے کا جنون ہوتا ہے جس کے لیے وہ مسلسل جدوجہد کرتے رہتے ہیں اپنی تمام صلاحیتیں صرف کرتے ہیں جسمانی مشقت کے ساتھ مال بھی خرچ کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر وقت کی قربانی دیتے ہیں ایسے لوگ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوجاتے ہیں انہیں نہ تو ستائش اور صلے کی تمنا ہوتی ہے اور نہ ہی کسی کی ملامت اپنے مشن سے روکتی ہے ایسے مایہ ناز لوگوں میں ہمارے برادرم جناب میاں نعیم الرحمٰن طاہر بھی تھے جنہوں نے ستاون سالانہ زندگی میں بڑا نام کمایا۔ اور نہایت شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔

میاں نعیم الرحمٰن طاہر میاں فضل حق رحمہ اللہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کی نگرانی خود ان کے والد نے کی۔ اچھے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم دلائی اور دینی تعلیم کے لیے ممتاز قراء اور علماء کی خدمات حاصل کیں۔ گھر کے پاکیزہ ماحول نے صوم وصلوۃ کی پابندی اور تلاوت کا معمول بچپن میں پختہ کردیا جس پر پوری عمر کاربند رہے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے والد گرامی کے ساتھ منسلک ہوگئے۔ کاروبار تجارت کے ساتھ دینی جماعتی اور سیاسی سرگرمیوں میں ان کے ہمرکاب ہوئے۔ میاں فضل حق جہاں بھی جاتے' میاں نعیم الرحمٰن کو ہمراہ رکھتے جس کی وجہ سے وہ ان تمام زعماء قائدین علماء مشائخ اور کارکنان سے متعارف ہوگئے جن کے میاں فضل حق کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی نظامت پر میاں فضل حق صاحب عرصہ دراز تک متمکن رہے اور بھرپور کام کیا۔ جس میں دعوت وتبلیغ کے لیے ملک بھر میں جلسے اور کانفرنسیں منعقد ہوتی اور میاں فضل حق اس میں بھرپور شرکت کرتے۔ جس میں میاں نعیم الرحمٰن بھی ان کے شانہ بشانہ شرکت کرتے۔ سیاسی میدان میں مرکزی جمعیت بھی بڑے بڑے جلسے کرتی۔ اور اپنی قوت کے اظہار کے لیے سالانہ کانفرنسیں منعقد ہوتیں۔ جس کے تمام انتظامات میاں نعیم الرحمٰن طاہر کے ذمہ ہوتے۔ اور وہ بڑی دلجمعی کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیتے۔ جن پر لاکھوں روپے خرچ آتے۔ اور اپنے کاروبار کے تمام وسائل

استعمال کرتے خصوصاً خوشاب سے ٹرانسپورٹ مہیا کرتے۔اور افرادی قوت بھی ساتھ لاتے' کارکنان کی حوصلہ افزائی کے لیے کسی بخل سے کام نہ لیتے اوران کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے تھے۔

میاں فضل حق کا حلقہ بہت وسیع تھا۔آپ کے پاس نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک سے بھی نامور اور گرامی قدر مہمان تشریف لاتے تھے۔جن میں وفاقی وزراء گورنر افسران بالا اور سعودی عرب سے ممتاز علماء اور مشائخ اور حرمین شریفین کے آئمہ بھی شامل ہوتے۔ان تمام مہمانوں کی ضیافت اور میزبانی کے فرائض میاں نعیم الرحمٰن سرانجام دیتے اور کمال درجے کے انتظامات کرتے وسیع دسترخوان ہوتا اور انواع و اقسام کے کھانے پیش کیے جاتے آپ بہت باذوق تھے۔لہٰذا ضیافت میں اعلیٰ درجے کی کراکری استعمال کرتے اور خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑتے جس پر تمام مہمان بے حد متاثر ہوتے۔اور تحسین کرتے۔

میاں فضل حق کی رحلت کے بعد میاں نعیم الرحمٰن نے نہایت احسن انداز سے اس خلا کو پر کیا۔ جماعتی ذمہ داریوں کے ساتھ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی صدارت قبول کی۔اور تادم مرگ بھرپور انداز میں یہ فریضہ سرانجام دیا۔

میاں نعیم الرحمٰن کی اہم خوبی جس نے سب کو بے حد متاثر کیا۔وہ رابطہ ہے جوانہوں نے ان تمام حضرات کے ساتھ قائم رکھا جوان کے والد گرامی کے ساتھ قائم تھے۔وہ اندرون ملک ہوں یا بیرون ملک مسلسل ان سے ذاتی ملاقات کرتے فون یا خط وکتابت کے ذریعے اپنی سرگرمیوں سے آگاہ رکھتے۔ اور خیر وعافیت دریافت کرتے ایک موقعہ پر جبکہ راقم بھی ان کے ہمراہ تھا معالی الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل امام کعبہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بطور خاص میاں نعیم الرحمٰن کی تعریف کی اور فرمایا میں ذاتی طور پر آپ سے اس لیے متاثر ہوں کہ آپ نے اپنے والد کے رفقاء اور احباب کے ساتھ رابطہ رکھا اور ان کی عزت کی یہ ایک اچھی خوبی ہے۔

سعودی عرب میں میاں فضل حق کے تعلقات بڑے وسیع تھے جن میں مفتی اعظم سعودی عرب' معالی الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز بھی شامل تھے۔علاوہ ازیں الشیخ صالح بن عبداللہ بن حمید الشیخ دکتور عبداللہ الزائد'وکیل الوزارۃ الشئون الاسلامیہ الدکتور عبدالعزیز العمار'اور رابطہ العالم الاسلامی کے سیکرٹری جنرل الشیخ الدکتور عبدااللہ بن عبدالمحسن الترکی شامل تھے ان سب کے ساتھ میاں نعیم الرحمٰن طاہر نے روابط رکھے اور بار ہا ان سے ملاقاتیں کیں۔

آپ میں یہ بڑی خوبی تھی کہ ایک دفعہ جس سے ملاقات ہو جاتی ان سے ذاتی مراسم پیدا کر لیتے اس ضمن میں امام کعبہ الشیخ الدکتور عبدالرحمٰن السدیس، الشیخ الدکتور سعود الشریم، سعودی عرب ریاض کے ممتاز تاجر جناب الشیخ یوسف العطیر شامل ہیں۔

پاکستان میں بھی آپ کے تعلقات اور رابطے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ لوگوں کے ساتھ تھے۔ جن میں تاجر سیاستدان قائدین دینی جماعتوں کے زعماء شامل ہیں اور آپ تمام مکاتب فکر کے علماء میں بھی ہر دلعزیز تھے۔ وفاق المدارس السلفیہ کی نظامت کے باعث مختلف مشترکہ اجلاسوں میں شرکت کرتے۔ اور ان علماء کے ساتھ اچھے تعلقات قائم ہوئے۔ ان میں اہل سنت کے رہنما مفتی منیب الرحمٰن، دیوبندی وفاق المدارس العربیہ کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، اور قاری محمد حنیف جالندھری جماعت اسلامی کے رابطہ المدارس کے صدر مولانا عبدالمالک اور ڈاکٹر عطاء الرحمٰن شیعہ وفاق المدارس کے رہنما جناب حافظ ریاض حسین نجفی اور قاضی نیاز حسین نقوی شامل ہیں، اپنی مہمان نوازی اور فراخدلی کے باعث تمام حضرات ہمیشہ ان کی تحسین کرتے۔ اکثر اتحاد تنظیمات مدارس کے اجلاس میاں نعیم الرحمٰن کے گھر 111 ملتان روڈ منعقد ہوتے۔

جامعہ اشرفیہ کے مہتمم جناب مولانا عبیداللہ صاحب، مولانا فضل رحیم صاحب اور مولانا عبدالرحمٰن اشرفی مرحوم کے ساتھ بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ اور ایک دوسرے کی غمی اور خوشیوں میں شرکت کرتے۔ آپ کے بڑے داماد حاجی محمد صدیق جاوید اور ان کا گھرانہ چونکہ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہے۔ اس وجہ سے ممتاز عالم دین مولانا طارق جمیل اور مولانا رضوان صاحب کے ساتھ بھی بڑے اچھے مراسم تھے۔

میاں نعیم الرحمٰن کی جامعہ سلفیہ کے لیے خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی انہوں نے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ تعلق نبھایا۔ اور جامعہ کی تعمیر وترقی پر بھرپور توجہ دی جامعہ سلفیہ کی موجودہ بلڈنگ کی تعمیر میں ان کا شاندار کردار ہے جس کے لیے اندرون اور بیرون ملک سے تعاون حاصل کرنے کے علاوہ ذاتی جیب سے لاکھوں روپے صرف کیے جن میں ان کے برادر اکبر جناب میاں عطاء الرحمٰن طارق بھی شامل ہیں جامعہ سلفیہ کی مسجد کی از سر نو تعمیر اور وسعت میں انہوں نے گہری دلچسپی لی۔ سنگ بنیاد کے موقعہ پر اگرچہ وہ بیمار تھے۔ مگر بنفس نفیس تشریف لائے۔ اور نقد مبلغ دس لاکھ روپے کا عطیہ عنایت فرمایا۔ جبکہ دس لاکھ روپے کا وعدہ کیا اس عظیم الشان مسجد کا افتتاح یکم اپریل 2011 کو قائد ملت سلفیہ حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ میاں صاحب شدید علالت کے باعث خود تشریف نہ لا سکے۔ لیکن اپنے صاحب زادے، جناب محمد

فضل حق ثانی کو بھیجا اور مسلسل رابطے میں رہے بار بار دریافت کرتے کہ انتظامات کیسے ہیں کون کون افتتاحی تقریب میں موجود ہے اور پروفیسر صاحب نے خطبہ جمعہ میں کہا۔ اور بستر علالت پر آنسوؤں کے ساتھ دعا کرتے رہے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ وہ خود مسجد کی زیارت کے لیے آئیں۔ مگر تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے آپ 24 اپریل 2011ء کو برضائے الٰہی انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جامعہ سلفیہ کی یہ عظیم الشان مسجد اور دیگر عمارتیں میاں نعیم الرحمٰن کا بہترین صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

میاں نعیم الرحمٰن اپنی ذات میں انجمن تھے جہاں جاتے ایک بارونق مجلس سجا لیتے۔ علماء اور طلبہ کے ساتھ خاص شغف اور تعلق تھا۔ مجلسوں میں تلاوت اور حمد ونعت کا اہتمام کرتے۔ اور نہایت پرتکلف کھانے پیش کرتے آپ نے گرمائی سیزن کے لیے ایوبیہ میں بہترین گھر بنا رکھا تھا۔ تقریباً دو ماہ وہاں قیام کرتے۔ اس دوران بے شمار مہمان آپ کے ہاں تشریف لاتے جن میں عرب مہمان خصوصی طور پر شامل ہیں ان میں مکتب الدعوۃ کے سفیر جناب الشیخ محمد بن سعد الدوسری حفظہ اللہ اور رابطہ العالم اسلامی کے سابق مدیر رحمت اللہ نذیر قاری اور موجودہ مدیر جناب الشیخ محمد عبدہ عتین شامل ہیں۔ خوب مہمان نوازی کرتے اس موقعہ پر جامعہ سلفیہ کی جانب سے گرمائی تربیتی کیمپ توحید آباد میں منعقد ہوتا۔ جس میں جملہ مہمان گرامی بھی شرکت کرتے۔ نہایت شاندار پروگرام مرتب ہوتے جن میں مباحثے علمی مکالمے بیتبازی تقریری مقابلے شامل ہیں۔ مہمان بھی ان سے لطف اندوز ہوتے خصوصاً مدیر مکتب الدعوۃ الشیخ الدوسری صاحب آج بھی کمال محبت سے اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔

توحید آباد میں جامعہ سلفیہ کی ذاتی بلڈنگ موجود ہے میاں نعیم صاحب اور ان کی فیملی نے جگہ وقف کی ہے جس پر جامعہ نے خطیر رقم خرچ کر کے شاندار عمارت تعمیر کی ہے۔ اور موسم گرما میں طلبہ اور اساتذہ موجود رہتے ہیں اور علاقہ بھر میں کانفرنسیں جلسے منعقد کیے جاتے ہیں۔

میاں نعیم الرحمٰن فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لیتے۔ جامعہ سلفیہ کے علاوہ بالا کوٹ جامع مسجد و مدرسہ توحید آباد جامع مسجد و مدرسہ کے لیے دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ بلکہ علاقہ گلیات میں بہت ساری مسجدوں کی تعمیر کے علاوہ ان کی سرپرستی بھی فرماتے۔ مدرسہ بحر العلوم السلفیہ میرپور خاص سندھ میں بھی اساتذہ کی کفالت کے علاوہ ایک ڈسپنسری کے لیے ماہانہ مبلغ پانچ ہزار روپے خرچ کرتے۔ تادم مرگ یہ سلسلہ جاری رہا۔

ایک مرتبہ تلہ گنگ کے قریب سے ایک شخص خوشاب اس لیے آیا کہ مسجد کے لیے چندہ مانگ سکے۔ اتفاق سے میاں نعیم الرحمٰن صاحب وہاں موجود تھے۔ انہوں نے تفصیلات پوچھیں تو بتایا گیا کہ مسجد کی چاردیواری بن چکی ہے صرف لنٹر اور پلستر باقی ہے انہوں نے وعدہ کیا وہ موقعہ دیکھیں گے اور ضرور تعاون کریں گے لہٰذا رمضان المبارک سے قبل اسلام آباد سے واپسی پر تلہ گنگ کے اس گاؤں گئے راقم بھی ہمراہ تھا۔ مسجد تلاش کی اور متعلقہ آدمی کو بھی طلب کیا وہ بے حد حیران تھا اسے بالکل یقین نہ تھا کہ میاں صاحب اس دوردراز علاقے میں آئیں گے۔ تسلی وتشفی کے مطابق آپ نے مبلغ دولاکھ کی رقم اس کے سپرد کی اور کہا کہ جلدی سے کام مکمل کروتا کہ رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھی جاسکیں۔ بہرحال میاں نعیم صاحب کے اس عمل نے مجھے بھی متاثر کیا۔

کیونکہ نہ تو انہیں کوئی غرض تھی اور نہ ہی ستائش کی تمنا۔ صرف رضاء الٰہی کی خاطر اس دوردراز علاقے میں جاکر مسجد کی تکمیل کی۔ ایسے بہت سارے کام ہیں جو وہ نہایت خاموشی کے ساتھ سرانجام دیتے تھے۔

قربانی کے موقعہ پر آپ بڑی دلچسپی سے خود جانور پسند کرتے اور کم وبیش چار لاکھ روپے کی قربانیاں کرتے۔ جن میں گائے' اونٹ' بکرے' دنبے' شامل ہوتے تھے اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے گوشت بناتے اور غرباء فقراء میں تقسیم کرتے۔ بلکہ بہترین کھانا تیار کرواتے اور دوست واحباب کو بلاتے اور خوب سیوا کرتے۔ راقم اور جامعہ کے اساتذہ کے ساتھ بارہا ایسی تقریبات میں حاضر ہوتے۔ اور ان کی ضیافت سے فیض یاب ہوتے۔

آپ بہت ہمدرد اور نرم دل بھی تھے۔ کسی کی تنگی یا پریشانی کا علم ہوتا۔ تو بڑی ہمدردی کا اظہار کرتے۔ اور خفیہ مدد کرتے۔ خصوصاً بچیوں کی شادیوں پر ضرورت مندوں کے ساتھ بڑی فراخدلی سے تعاون کرتے۔ علماء کرام کے ساتھ آپ کا تعلق مثالی ہوتا۔

آپ رقیق القلب تھے۔ نماز میں رقت طاری ہوجاتی بارہا مجھے یہ منظر دیکھنے کا موقعہ ملا' عمرے اور حج کے مواقع آپ دعا میں خوب روتے تھے۔ طواف اور حطیم میں دعا کے وقت آپ کی حالت غیر ہو جاتی' جامعہ سلفیہ میں جب بھی نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا' تو زاروقطار روتے تھے۔ تہجد کا اہتمام کرتے۔ اور تلاوت قرآن آپ کا معمول تھا۔

اللہ تعالیٰ میاں نعیم الرحمٰن مرحوم کی تمام حسنات قبول فرمائے ان کے درجات بلند کرے ان کی خدمات کو صدقہ جاریہ بنائے' بشری لغزشوں کو معاف فرمائے۔ (آمین)